آیاتہا ۴ ﴿ سورۃ قریش مکیۃ ۱۰۶ ﴾ رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

''اس لیے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ الفت تجارتی سفر کی جاڑے اور گرمی (کے موسم) میں۔ پس چاہیے کہ وہ عبادت کیا کریں اس خانہ (کعبہ) کے رب کی۔ جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشی اور امن عطا فرمایا انہیں (فتنہ و) خوف سے''۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام بخاری نے تاریخ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الخلافیات میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات خصلتوں کے سبب فضیلت عطا فرمائی ہے جو نہ ان سے قبل کسی کو عطا فرمائیں۔ اور نہ ہی ان کے بعد کسی کو عطا فرمائے گا (وہ یہ ہیں) بلاشبہ میں ان میں سے ہوں۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں: نبوت ان میں ہے، خلافت ان میں ہے (کعبہ معظمہ کی) دربان ان میں ہے۔ سقایۃ (حاجیوں کو پانی پلانا) ان میں ہے، ہاتھیوں کے لشکر کے مقابلہ میں ان کی مدد کی گئی، انہوں سات برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور ایک روایت میں دس سال کا ذکر ہے کہ اس عرصہ میں ان کے سوا کسی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی۔ اور ان کے بارے قرآن کریم میں ایک ایسی سورت نازل فرمائی جس میں ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں۔ یعنی سورۂ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ۔ (1)

امام طبرانی نے الاوسط میں، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سات خصائل کے سبب قریش کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت عطا فرمائی کہ انہوں نے دس برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اس وقت قریش کے سوا کوئی اس کی عبادت نہیں کرتے تھا۔ انہیں یہ فضیلت عطا فرمائی کہ ہاتھیوں کے لشکر کے دن ان کی مدد فرمائی حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اور انہیں یہ بھی فضیلت عطا فرمائی کہ ان کے بارے میں قرآن کریم میں ایک سورت نازل فرمائی جس میں عالمین میں سے ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا، اور وہ یہی سورت قریش ہے۔ اور انہیں یہ بھی فضیلت عطا فرمائی کہ ان میں نبوت، خلافت، دربانی اور سقایۃ کے اعزازت بھی ہیں۔ (2)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

1۔ مجمع الزوائد، جلد 9 صفحہ 753 (16446)، دار الفکر بیروت 2۔ ایضاً، جلد 9 صفحہ 754 (16447)

marfat.com

Marfat.com

نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے سات خصائل کے سبب قریش کو فضیلت عطا فرمائی۔ وہ یہ ہیں: میں ان میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کے بارے ایک مکمل سورت نازل فرمائی ہے جس میں ان کے سوا کسی اور کا ذکر نہیں فرمایا، انہوں نے دس برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جب کہ اس وقت اس کے سوا کسی نے عبادت نہیں کی اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کے خلاف ان کی مدد فرمائی اور خلافت، سقایۃ اور دربانی بھی انہیں میں ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھی اور راوی نے کہا جب انہوں نے فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ کی تلاوت کی۔ تو آپ حالت نماز میں ہی اپنی انگلی کے ساتھ کعبہ کی طرف اشارہ کرنے لگے۔

امام فریابی، ابن جریر، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (بطور اظہار تعجب فرمایا) تمہاری ماں ہلاک ہو، اے قریش! لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ۔ (1)

امام احمد اور ابن ابی حاتم نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ اے قریش! حکم دیا جا رہا ہے کہ تم اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کرو جس نے انہیں رزق عطا فرما کر فاقہ سے نجات بخشی اور انہیں (فتنہ و) خوف سے امن عطا فرمایا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اس طرح پڑھتے تھے: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کو عیب قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ قریش میں الفت پیدا کرنے کے لیے ہے۔ وہ موسم سرما اور موسم گرما میں روم اور شام کی طرف سفر کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کی الفت و محبت پیدا کریں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ فرمایا قریش میرا انعام ہے۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ فرمایا: وہ سردیوں کے موسم میں مکہ مکرمہ میں رہا کرتے تھے اور گرمیوں کے موسم میں طائف میں سکونت اختیار کرتے تھے۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کیا کریں۔ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ فرمایا: خوف سے مراد جذام ہے۔ یعنی جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشی اور انہیں جذام سے امن عطا فرمایا۔ (3)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 299 (11520)، دار الفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 371، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 76-74-372

marfat.com

Marfat.com

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ فرمایا: قریش پر میرا انعام (اور احسان) ہے۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ فرمایا: ان کی الفت (اور محبت) یہ ہے کہ ان پر موسم سرما کا تجارتی سفر اور نہ ہی موسم گرما کا سفر ان پر تکلیف دہ اور گراں ثابت نہیں ہوتا۔ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے حرم میں ہر دشمن سے امن عطا فرمایا ہے۔(1)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے دلوں میں الفت پیدا کر دی ہے اور وہ انہیں لازم ہے۔ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ یعنی وہ جس نے قریش مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے سبب رزق عطا فرما کر فاقہ سے نجات بخشی۔ کیونکہ آپ نے یہ دعا کی تھی: وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ (ابراہیم: 37) اور انہیں ہر قسم کے فتنہ وخوف سے امن عطا فرمایا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا (ابراہیم: 35)(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ آخر تک پڑھی اور فرمایا: یہی لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ہے کہ قریش کی محبت والفت کے سبب ہی اصحاب فیل کے ساتھ یہ سبب کیا گیا، تاکہ ان کی باہمی محبت والفت اور ان کی اجتماعیت منتشر اور مفترق نہ ہو جائے۔ ہاتھیوں کا لشکر لے کر آنے والا تو ان کے حرم میں ظلم وزیادتی کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وہ سلوک کیا (جس کا ذکر سورۂ فیل میں ہے)(3)

امام زبیر بن بکار رحمہ اللہ نے الموفقیات میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اور ان کی یہ خدمت تھی کہ جب اس کے سبب ان کے گھر والے ہلاک ہو جاتے یعنی ان کے مال ہلاک ہو جاتے تو وہ کھلی زمین کی طرف نکل جاتے، اور وہاں خیمے لگا کر رہنے لگتے اور ان میں طرح طرح کی مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی خلت اور دوستی کا علم ہونے سے پہلے ہی مر جاتے (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ حضرت ہاشم بن عبد مناف جوان ہوئے۔ اور جب انہوں نے اپنی قوم میں شرافت ونجابت اور قدر و عظمت کو پالیا تو فرمایا: اے گروہ قریش! بے شک عزت اور غلبہ کثرت کے ساتھ ہے۔ تم سارے عرب میں سب سے بڑھ کر مال دار ہو، اور افراد کے اعتبار سے ان پر غالب ہو۔ اور یہ خدمت کا جذبہ تم میں سے بہت سے لوگوں کو حاصل ہے میری ایک رائے ہے۔ سب نے کہا۔ یقیناً آپ کی رائے صائب اور مفید ہوگی۔ سو آپ ہمیں حکم دیں، ہم اطاعت کریں گے۔ آپ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ میں تم میں سے فقراء اور مفلس لوگوں کو اغنیاء اور خوشحال لوگوں کے ساتھ ملا دوں۔ پس آپ نے ایک دولت مند اور غنی آدمی کا سہارا اپنایا اور اس کے ساتھ اس کے گھر والوں کی تعداد کے مطابق ایک فقیر اور مفلس آدمی کو عیال

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 75-372، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 75-373

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 372

marfat.com

Marfat.com

سمیت ملا دیا کہ وہ دونوں سفروں یعنی موسم گرما میں شام کی طرف اور موسم سرما میں یمن کی طرف اس کا معاون و مددگار ہوگا۔ اور غنی کے مال میں جو منافع اور بچت ہوگی فقیر اور اس کے گھر والے اس کے سائے میں زندگی گزاریں گے۔ اور یہ چیز ان کی باہمی لڑائی جھگڑے کو ختم کر دے گی۔ تمام نے کہا: ہاں یہ رائے درست ہے۔ پس اس طرح آپ نے لوگوں کے درمیان الفت اور محبت پیدا کر دی۔ پھر جب اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو (عذاب) نازل فرمایا۔ سو فرمایا: یہی نبوت کی مفتاح تھی اور قریش کا پہلا غلبہ تھا یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ ان سے خوفزدہ ہوگئے اور کہنے لگے: یہ اہل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے۔ اسی سال حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا: تو اس کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اسے آپ کی قوم جانتی ہے۔ اور اصحاب فیل کا جو انجام ہوا اور جتنی ہاتھی والوں نے ہاتھیوں کے ساتھ ان کی مدد کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے ساتھ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا ذکر سورۂ فیل میں فرما دیا ہے۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کی قوم کے ساتھ ایسا کیوں کیا، حالانکہ ان دنوں وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ پھر خود ہی ان کے لیے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ آخر سورت تک فرما دیا (یعنی قریش کی یہ مدد اس لیے کی گئی) کیونکہ وہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا سلوک کرتے تھے اور آپس میں صلہ رحمی کرتے تھے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ پس یہی وہ سبب ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں ہاتھیوں اور ان کے لشکریوں پر پرامن کر دیا۔ اور ان میں جلد بازی اور خدمت کے سبب جو بھوک تھی اس سے انہیں کھانا عطا فرما کر نجات عطا فرما دی۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ الآیہ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سفر کرنے سے منع فرمایا اور انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ اور ان کے لیے مشقت کافی ہے۔ ان کا یہ سفر تجارت سردیوں اور گرمیوں کے موسم میں ہوتا تھا۔ ان کے لیے نہ کوئی سردیوں میں راحت تھی اور نہ ہی گرمیوں میں کوئی سکون تھا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں فاقہ سے نجات عطا فرمائی۔ اور انہیں خوف سے امن عطا فرما دیا۔ نتیجۃً وہ سفر سے الفت کرنے لگے۔ یہ بھی ان پر اللہ تعالیٰ کا احسان اور انعام تھا۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قریش سردیوں اور گرمیوں کے سفر تجارت سے الفت اور محبت کرنے لگے اور وہ ان پر شاق نہ گزرتا۔

عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سردیوں اور گرمیوں کے موسم میں (تجارت کے لیے) سفر کرنا قریش کی عادت تھی۔ اور ارشاد باری تعالیٰ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ کے ضمن میں فرمایا: کہ وہ کہا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کے حرم کے باسی ہیں۔ پس زمانہ جاہلیت میں کوئی بھی ان سے تعرض نہیں کرتا تھا اور وہ اس سے پرامن رہتے تھے۔ جب کہ ان کے سوا دیگر قبائل عرب جب باہر سفر پر نکلتے تو ان پر لوٹ مار کی جاتی تھی۔ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 373، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 462 (3704-06)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل مکہ موسم سرما اور موسم گرما میں باری باری تجارت کی غرض سے بیت اللہ شریف آتے تھے اور وہ بالکل پر امن ہوتے تھے، اپنے حرم کے سبب وہ کسی شے کا کوئی خوف نہیں رکھتے تھے۔ جب کہ دیگر عرب اس پر قادر نہیں تھے اور نہ ہی وہ کسی قسم کا خوف (برداشت کرنے) کی استطاعت رکھتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی امن کا ذکر فرمایا جو انہیں حاصل تھا۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی آدمی کو قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ میں کوئی تکلیف پہنچائی جاتی تھی، تو کہا جاتا تھا۔ یہ حرمی ہے (یعنی حرم کا رہنے والا ہے) راوی نے ذکر کیا ہے کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے قریش کو ذلیل ورسوا کیا، اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا“ مزید فرمایا: ”تم میرا اور قریش کا انتظار کرو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف میری مدد فرمائی تو لوگ ان کے تابع ہوں گے“۔ پس جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو بڑی تیزی سے اسلام میں داخل ہوئے۔ تو ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر اور شر میں قریش کے تابع ہیں، ان میں سے کفار ان کے کفار کے تابع ہیں اور ان کے مومنین ان کے مومنین کے تابع ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ الآیہ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت سے اسی طرح الفت ومحبت کریں جیسا کہ سردیوں اور گرمیوں کے سفر تجارت سے لفت ومحبت کرتے ہیں۔(1)

امام فریابی، ابن جریر اور ابن منذر رحہم اللہ نے حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شام سے قریش کی محبت کو جانتا ہے تو انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت سے اسی طرح الفت ومحبت کریں، جس طرح سردیوں اور گرمیوں کے سفر سے الفت ومحبت کرتے ہیں۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قریش موسم سرما اور موسم گرما میں تجارت کی غرض سے سفر کرتے تھے تو اس نے ان میں باہمی الفت ومحبت پیدا کر دی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قریش سردیوں اور گرمیوں کے موسم میں تجارت کرتے تھے اور وہ سردیوں کے موسم میں سمندر اور ایلہ کے راستے فلسطین کی طرف جاتے تھے اور حرارت وگرمی تلاش کرتے تھے۔ اور گرمیوں کے موسم میں بصریٰ اور اذرعات کی طرف جاتے تھے اور ٹھنڈک حاصل کرتے تھے۔ پس اسی کے بارے یہ ارشاد ہے: اٖلٰفِهِمْ الآیہ۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش کے تجارت کے غرض سے دو سفر ہوتے تھے۔ ایک گرمیوں کے موسم میں شام کی طرف اور ایک سردیوں کے موسم میں یمن کی طرف۔(2)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ کا مفہوم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 375، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 374

marfat.com

Marfat.com

ہے: ان سے (مال) چھینا نہیں جاتا تھا (یعنی وہ لوٹ مار سے محفوظ تھے)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں حبشہ کے خوف سے امن عطا فرما دیا۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ نے انہیں جذام سے محفوظ رکھا۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں ابوریحانہ العامری سے بیان کیا ہے کہ معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا قریش کا نام قریش کیوں رکھا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک جانور کی وجہ سے جو سمندر میں ہوتا ہے اور سمندری جانوروں میں سب سے بڑا ہے۔ اسے قریش کہا جاتا ہے۔ اس کے پاس سے لاغر اور موٹی کوئی شے بھی گزرتی ہے وہ اسے کھا جاتا ہے۔ تو معاویہ نے عرض کی: اس کے بارے مجھے کوئی شے سنائیے۔ تو آپ نے اسے جمح کے شعر سنائے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے:

وَ قُرَيْشٌ هِيَ الَّتِيْ سَكَنَ الْبَحْرَ بِهَا سُمِّيَتْ قُرَيْشٌ قُرَيْشَا

''قریش وہ ہے جو سمندر میں رہتا ہے، اسی کے سبب قریش کا نام قریش رکھا گیا ہے''۔

تَاْكُلُ الْغَثَّ وَالسَّمِيْنَ وَلَا تَتْرُكُ مِنْهَا لِذِي الْجَنَاحَيْنِ رِيْشَا

''وہ کمزور اور موٹے (ہر جانور) کو کھا جاتا ہے۔ اور وہ ان میں سے پروں والے جانوروں کے پر کو بھی نہیں چھوڑتا''۔

هٰكَذَا فِي الْبِلَادِ حَتّٰى قُرَيْشٌ يَاْكُلُوْنَ الْبِلَادَ اَكْلًا كَمِيْشَا

''اسی طرح شہروں میں ہے کہ قریش شہروں کو انتہائی مضبوطی اور جرأت کے ساتھ نگل جاتے ہیں''۔

وَلَهُمْ آخِرَ الزَّمَانِ نَبِيٌّ يُكْثِرُ الْقَتْلَ فِيْهِمْ وَالْخُمُوْشَا

''اور انہیں میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان میں قتل و زخم کثرت سے ہوتا ہے''۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن محمد بن جبیر بن معطم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حضرت محمد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: قریش کا نام قریش کب رکھا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس وقت وہ اپنے افتراق و انتشار کے بعد حرم پاک میں جمع ہوئے۔ پس اسی اجتماع کے سبب وہ قریش بنے۔ تو عبد الملک نے کہا: میں نے اس طرح نہیں سنا۔ بلکہ میں نے تو یہ سنا ہے کہ قصی کو قرشی کہا جاتا تھا۔ اس سے قبل قریش نام نہیں رکھا گیا۔

ابن سعد نے حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب قصی حرم میں اترے۔ اور اس پر غالب آئے اور بہت خوب صورت افعال کیے۔ تو اسی سبب سے قرشی کہلائے۔ پس سب سے اول ان ہی کا یہ نام رکھا گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ قریش کے پاس گئے اور ان سے بہت فیاضانہ سلوک کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قتادہ! قریش کو گالی گلوچ نہ دینا۔ کیونکہ شاید تو ان میں سے بعض کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 376، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

مقابلے میں حقیر جانتے ہوں۔ اور جب تو انہیں دیکھے تو تو ان پر رشک اور غبطہ کرنے لگے۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ قریش سرکش ہو جائیں گے تو میں انہیں اس رتبہ اور مقام سے آگاہ کرتا جو انہیں رب کریم کے پاس حاصل ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امر میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں جو ان کے اچھے لوگ تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی ان سے اچھے اور بہترین ہیں۔ بشرطیکہ وہ سمجھیں۔ قسم بخدا! اگر قریش کے مغرور ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں انہیں اس مقام و مرتبہ سے آگاہ کرتا جو ان کے اچھے اور نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاس حاصل ہے۔ راوی کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اچھی اور بہترین عورتیں وہ ہیں کہ وہ اونٹ پر سوار ہوئیں۔ قریش کی عورتیں کتنی اچھی اور صالح ہیں کہ خاوند کا خیال رکھتی ہیں اس اعتبار سے کہ وہ (گھر کا) مالک ہے اور بچوں کی عمر چھوٹی ہونے کی صورت میں ان سے اظہار محبت و شفقت کرتی ہیں۔(1)

امام احمد، ابن ابی شیبہ اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم انصار کے ایک آدمی کے گھر میں تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ ٹھہر گئے اور دروازے کی دونوں اطراف کو پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے اور ان کا تم پر حق ہے۔ اور تمہارے لیے بھی اسی طرح (حق) ہے۔ اگر انہیں حکم بنایا جائے تو وہ عدل کریں، اگر ان سے رحم طلب کی جائے تو وہ رحم کریں۔ اور جب وہ کوئی معاہدہ کریں تو اسے پورا کریں۔ پس ان میں سے جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد رحمہما اللہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک قرشی کے لیے غیر قریشی آدمی کی قوت کا دوگنا ہے۔ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس سے مراد رائے کا عمدہ اور پختہ ہونا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سہل بن ابی خثمہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قریش سے کچھ سیکھو اور انہیں نہ سکھاؤ۔ قریش کو آگے کرو انہیں پیچھے نہ رکھو۔ کیونکہ قریش کے پاس غیر قریشی دو آدمیوں کے برابر قوت ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قریش سے آگے نہ بڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور نہ ان سے پیچھے رہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ قریش کے نیک اور اچھے لوگ تمام لوگوں سے اچھے اور بہترین ہیں۔ اور قریش کے شریر اور برے لوگ تمام لوگوں سے زیادہ شریر اور برے ہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر قریش کے مغرور اور متکبر ہونے کا خدشہ نہ ہوا، تو میں انہیں اس رتبہ سے آگاہ کرتا جو انہیں رب کریم کے پاس حاصل ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 03-402 (32403-32387)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 402 (32385)
3۔ ایضاً (32386)
4۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 401 (32381)

marfat.com
Marfat.com

لوگ خیر اور شر میں قریش کے تابع ہوں گے۔(1)

ابن ابی شیبہ نے اسماعیل بن عبداللہ بن رفاعہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی تمہارے سوا بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بجز ہمارے بھانجوں، غلاموں اور حلیفوں کے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم میں سے ہیں۔ اور تمہارے غلام بھی تم میں سے ہیں۔ بلاشبہ قریش اہل صدق وامانت ہیں۔ اور جس کسی نے گمراہی کے سبب ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کی، تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرائے گا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امارت میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ پس ان میں سے اچھے اور نیک ان کے اچھے اور نیک لوگوں کے تابع ہیں اور ان کے شریر لوگ ان کے شریر لوگوں کے تابع ہیں۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے۔ وہاں قریش کے لوگ بھی تھے۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ یہ امارت قریش میں رہے گی۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو فرمایا: بے شک یہ امارت تم میں رہے گی اور تم اس کے والی ہو۔(5)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امارت قریش میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی باقی رہے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت دی (یعنی اشارہ کیا)(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہی قریش میں ہے، قضاء انصار میں ہے اور اذان حبشہ میں ہے۔(7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبید بن عمیر سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لیے دعا فرمائی اے اللہ! جس طرح تو نے ان کے پہلوں کو عذاب چکھایا ہے اسی طرح ان کے آخر والوں کو بخشش ونوال کا مزا چکھا۔(8)

ابن ابی شیبہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی قتل ہوا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے دور فرمائے، وہ قریش سے بغض رکھتا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے)(9)

ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب دیا ہے۔ پس تو ان کے آخر والوں کو نوال اور بخشش عطا فرما۔ ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔(10)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 402 (32382)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً (32383) 3۔ ایضاً (32384)
4۔ ایضاً (32389) 5۔ ایضاً (32390)
6۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 497، قدیمی کتب خانہ کراچی 7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 403 (32395)
8۔ ایضاً (32396) 9۔ ایضاً (32399)
10۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 230، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com

Marfat.com